رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED NO. A.783



جلد ۱۲ نمبر ۱۱

مضامین غیر

(جمعہ ۱۸ مارچ ۱۹۲۷ء)

رباعیات ہولی

چینی رنگ

آیا تھا بسنت چین کی جنگ کے ساتھ — یورپ اور ایشیا کے نئے جنگ کے ساتھ
صد شکر کہ اونکے دل کی دل ہی میں رہی — ہولی آئی سرود اور چنگ کے ساتھ

ہولی ہے یہ کچھ بھی ہے مگر سو سو رنگ — دکھلائے گی کیا رنگ زمانہ کا ڈھنگ
فوجیں ہر سمت سے چلی جاتی ہیں — جنرل جن آجکل بہت ہیں دل تنگ

ہو نکلی ہیں چین میں جو افواج فرنگ — ایسا نہ ہو ہو جائے کہیں رنگ میں جنگ
چینک سے چونک اٹھی ہے چینی خلقت — بپھرے ہیں بُری طرح سے چینی سرہنگ

ہولی میں بھی کیا رنگ بسنتی چھایا — جنگی کرو کا جو چینیوں نے گایا
ہے زور دن پہ زرد قوم کی اب خوشی — ہر اک کو چنبیلی سے ہے گیندا بھایا

ہے ڈانواں ڈول آجکل چینی تخت — لوگوں کی زبان پر ہے سنگ صد لخت
کٹتے ہیں کنبان وطن چین کے یوں — ہنگام مدد ہے یا نصیب و یا بخت

غیرت نے دلایا یاد جب نام و ننگ — چھٹا یا جگر سے ہو گیا چین دل تنگ
وہ ناز و نیاز کی نہیں اب باتیں — پہلے تھی کچھ اور اب ہے کچھ اور ترنگ

چادر تھی زرد اسپہ جو لی تھی سفید — کھلتا نہیں کیا وجہ ہے اب اسکا بھید
جو جھر سے چڑھا رنگ بسنتی ابھر — اور چاہتے ہیں رنگ رہے یہ جاوید

ہونے والا ہے چین بھی کام نہنگ — سرعت کے ساتھ ہیں جو سامان جنگ
بحر اصغر میں آ نہ جائے طوفان — تیزی سے چل رہی ہے اب باد فرنگ

نارنگی ہو رہا ہے جو زرد تھا رنگ — سرخے سے دوستی کی پیتا ہے ترنگ
یا یوں کہیے کہ قمر نے پر زین ہے سرخ — یا یوں کہ کسا گیا ہے شنغائی تنگ

وہ نعمت چین کہتے تھے جسکو کیا ینگ — ہر وقت کیا کرتی تھی جو عذر لنگ
عشاق اسیر نہ کیوں ہوں قربان اس کے — کس درجہ ہوئی ہے وہ شوخ اور شنگ

چھوڑی انہوں تو زلا ہے نو رنگ — پھنک کی موج سے اٹھی اور ترنگ
وہ بھی دیکھا تو دیکھنا ہے یہ بھی — یعنی دکھلائے جو جہان کا نیرنگ

کھیلے گا چین دیکھیں کیسی ہولی — آئی یورپ سے ہے بہن منہ بولی
باتوں باتوں میں بڑھ نہ جائے جھگڑا — کیا قمقمہ کے بدلے چلے گی گولی!

ہندوستانی رنگ

گلشن میں نفاق کی ہے کیسی بھرمار — ہر وقت ہوا کرتی ہے جوتی پیزار
باہم لڑتے ہیں سب جوانان چمن — آتی ہے عجب طرح کی نظروں میں بہار

ہو سکتا ہے اس سے کسکو حضرت انکار — ہر اک بنتا ہے اس چمن کا سردار
خواہش ہے کہ بول بالا اپنا ہی رہے — ہیں فکر میں اپنی اپنی سب لیل و نہار

بلبل کی ہوئی زاغ و زغن سے تکرار — نفرت کا کر رہا ہے ہر اک اظہار
ہو جائے نہ اب خون خرابا یا رب — اس فصل میں چل جائے نہ باہم تلوار

یہ لوگ تو آپس میں کٹے مرتے ہیں — انکی کھیتی مگر گدھے چرتے ہیں
کھانے سے گدھوں کے ہے یہ پامال زمین — ہاں انکی حمایت سے ہم ڈرتے ہیں

دو دو یہ لڑیں تو تیسرے کو ہے مزا — محروم ہیں گھر سے ہو گئی ہے یہ سزا
کیوں کرتے ہو لڑ لڑ کے گھر اپنا برباد — ہے صلح کی خیر جنگ کی شر ہے جزا

یارو تہذیب کی نہ کاٹو تم جڑ — کوشش یہ ہو کہ خوب جائے یہ گڑ
ہندی تہذیب سب پہ غالب تھی — قومی تہذیب کی ہو رہی ہے یہ بڑ

ہولی کے نشہ کی ناچ پوشی ہو گی — تہذیب کی خوب کاوش گوشی ہو گی
اور ہر اک ایک سمت گا لیں گے کبیر — اور دوسری جانب سے خموشی ہو گی

بدعت ہو گی کسی کی چولی کے ساتھ — آفت آئیگی اسپہ ہولی کے ساتھ
بدمست ہیں نشے سے زبان پر ہے کبیر — آتے ہیں رند اپنی ٹولی کے ساتھ

اک سال کے بعد آئی ہے پھر ہولی | چھوڑو سب دشمنی ہو ہمجولی
کچھ ایسے رنگ مین نہاؤ تم سب | اک ملک ہے اک زبان ہو اک بولی

اے بھائیو کیون عقل گئی ہے ماری | غفلت کیون اتنی ہو گئی ہے طاری
ٹھنڈا کرو جوش فہم سے لو کچھ کام | سُن لو کہتے ہین کچھ میان انصاری

تو بہت خوب۔ غیرت ہے ناک نہین ہے جسکے کٹنے پر کوئی شریف شکوہ کرے شرمائے یا افسوس کرے ہے

القصہ غم مدار کہ فرصت غنیمت است | خوش باش کین زمانہ خار کو فرصت غنیمت است

یہ کیا کم ہے کہ بفضل ایزدی و تائید ربانی و گردش آسمانی لحاف تو شک کمل رضائی شلوکے مرزائی کنٹوپ لبادے بنڈی دوہر کوٹ جیسٹر جرسی سویٹر کے بار عظیم سے تن نازک نے نجات پائی خزان کا دور ختم ہوا خزان مین روانی آئی عمر گھٹی تو گھٹی۔ سختی تو کٹی۔ پشمینہ پوشون کے مقابلے مین جو دن بھری لکھنڈی مین گئے بیٹھے کی جیب تو مٹی۔ انگیٹھی کے عذاب ناری سے تو نجات ملی۔ دشمن کی ہمسائگی سے تو بچا تھوڑا۔ خارج ذات اقدس ذات الجنب کا اندیشہ تو دور ہوا۔

ہر حال دورہ اثنا عشریہ ختا ئیہ کے ایک سو اسی مین دور کا یہ چوتھا سال ہے۔ اسکا نام توشقان ایل ہے۔ نصف جانتے ہیں کہ تحویل آفتاب کی آٹھ بجے شب کو چند لمحہ کے بعد تحویل آفتاب حمل مین ہوگی اور اس برج آسمانی زوال و جنگل کا رزم مین تین جانورون کا عجیب و غریب اجتماع ہو جائیگا خرگوش کی جست وغیرہ۔ گئے کی بھون بھون بیٹھے کی ٹرگر مقابلہ کیطرف کو۔ آثار خیال کیجیے؟ عقلی نتیجی درج ذیل ہین:-

طاقت کیون کھو رہے ہو تم اپنی ہائے | بس ہو چکی وجہ جنگ مسجد اور گئے
جو کچھ ہونا تھا ہو چکا صبر کرو | ہولی پر اب گلے ملول ہو جائے

ہندی ندیم

تقویم نوروز عالم افروز

الحمد للہ کہ ہوائے خوش خروش

بازآمد واز جیر زمستان رسیدیم

جیسا ہے ہم ہون یا نہون مگر یقین ہے کہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۰ء کو خورشید جہان تاب کا زرین گیند تندھکنا ہوا پھر ایک مرتبہ نقطہ اعتدال پر پہنچ جائیگا۔ یہی ہمیشہ ہوا اور یہی ہمیشہ ہوتا رہیگا۔ کبھی کے دن بڑے اور کبھی کی رات۔ ہر ایک گھٹا و بڑھاؤ آسمانی کھینچاتانی کی بدولت گھٹ بڑھ کے برابر ہو جائیگا گھٹ کے نہ بڑھینگی تو انسانی زندگانی۔ مگر کوتاہی عمر کی شکایت کرتے ہین جو قوت اجر و ضائع زمانہ سے واقف نہین۔ یا وہ شکایت کیسی آبرو تو قرار دو اگر اپنی خفا نہ ہو



نباتاتی دنیا

در فصل بہار ہر گل تر شگفد | ہر غنچہ بشاخ خویشتن بر شگفد
این غنچہ تو عجب شگفتن دارد | کز گلبن خود بشاخ دیگر شگفد

یہ جھوم جھوم جھوجھجے۔ جھوجھی کی نتھی جھومر پڑے۔ گودی بھرے گود دال بھرے میکا بھرے سسرال بھرے۔ بین کھاؤن میرا نینا کھائے۔ خدام الحرمین میل بھون جائے؟

از بسکہ نام سال کا خرگوش ہے لہٰذا حماقت کا ہر طرف دور دورہ ہوگا۔ کان بڑے ہیںگے عقل گھٹے گی۔ سنی سنائی باتون پر عمل زیادہ ہوگا۔ بزدلی اور جبن مین ترقی ہوگی۔ بنا کھرو کا بندہ ہو گا۔ عورتین سال مین بارہ بارہ جھول نکالینگی۔ وہ عقل کی کمی کی ہوگی کہ پھر کبھی کے ہواس بجا نہ رہین گے۔ قومی

ہے۔ بیل بیچے۔ خرگوش۔ مگر یہ صاحب گھونسے کی بی بند ہنے۔ کتے سور کے نام پر سال کا نام رکھا اور اس بارہ گردش کو سہ رخت عمر کی پیمائش کرینگے تو یہ عمل شکایت نہین۔ یہ نام ادو تیمور کا جو مناسب۔ جیسا شکار ہو تو شکر خرگوش کے بھی کچھ

سرگرمی خرد سے ڈرینگی۔ بندے گھانس کھائیں گے۔ میدان خالی ہو جائیں گے تو قلابین لگائینگے جلسے کی جگہ سامنے سے ٹل جائیں گے۔ پی ڈھونڈھیں گے زمین کھودینگے۔ دو لیتان جھاڑینگے ہر جست میں پنگنیان بجا در کرینگے۔ بادی بواسیر کا مرض عام ہوگا۔ اڈیٹروں کے قلم کاغذ پر صدا ایسے بے معنی لگائینگے کونسل کے ممبروں اور لیڈروں کی زبانوں میں بواسیر جیت طول کریگی۔ غیر مفہوم الفاظ کی ہیر پھیر سلگی کی سننے والے کچھ نہ سمجھیں گے پھر بھی اودھم مچائینگے۔ شگفتہ ہونٹوں کی حرکت بر اس طرح ہو جیسے کٹھ پتلی کے تماشا بیگ ڈورے کی ٹھمکیوں پر ناچتے ہیں۔

آورایت کی جانچ (رسالت) کا یہ ثمر ہوگا کہ گئے نفس میں مبتلا ہر بشر ہوگا اپنے اگر کسی کام سے اتصال ہو تو پھر پیچھا چھوٹنا دشوار بلکہ محال ہو۔ بے مارے کی توجہ نہ ہو۔ شرابی نکلے نہ پلا۔ تمام دنیا شب بیدار۔ عابد شب زندہ دار۔ کو کرد عاشب میں جنو ہو شیطان دکھائی دے۔ اپنی قوم کی دشمن ہو دیکھتے ہی جیسے چکت لگائے۔ دوسروں کے ساتھ بشر دست دماغ دغا دار رہے۔ مگر یا ذرا ہو جانے پر مرزا دیکھئے اپنا ہی سا کر دکھائے۔ خارش کے مرض کی زیادتی ہو۔ خفیہ پولیس کے ملازم پوشیدہ ہی کے ماہر ہوں سونگھ کے مجرم پائیں لیکن کسی سے گلا مل جائے تو احسان۔ زین معاملوں میں بھنبھوڑ کھانے کی عادت بڑھے۔ بچے بھوک کی ہر شئے ضرورت ہو۔ رنڈیوں کی پودہ بڑھے تماشبینوں کی توجہ ساتھ چلے۔ ہر زیادہ پرستی اختیار کرے۔ کام کی جگہ توہین آمیز فرقہ بندی کی گفتگو ہو۔

سرکاری نوکریوں پر ڈیوٹیوں کا اطلاق ہو بازار نمائش تیزی دندان کے بعد فراق ہو۔ لیڈا شیراہ کی آواز بر کان کھڑے ہوں۔ آورزش بپا ہو اور چھوٹے بڑے سب ہوں۔ شکار کا شوق خاص و عام کو ہو مگر گوشت مالک کا حق ہو اور ہڈی پیچھے جھپٹے جھپٹے بڑیں۔ گوشت برداشت لگائیں تو جان کے لالے پڑیں۔ دسی مگر سسرال میں ہر خاندان کی خاصیتیں بھی ظاہر ہوں۔ ٹکڑے پر ٹکر پڑے۔ چندیا مضبوط ہو تو جھکڑ اڑے۔ پنجا دھر ہے سکت ہو۔ کوئی دم تھام لے تو بڑی گت ہو۔ اڑن کر کے سمندر پار جائے۔ پھر ہی ادھر کے پانے نازک کا بوسہ پائے قربانی تو قسمت ہی میں لکھی ہے آخر سه

یہ غضب کا ماجرا ہے کہ روز عید قربان
وہی ذبح بھی کرے ہے وہی لے ثواب الٹا

بھیں بھیں کہنے کی نوبت آئے۔ گناہ کرے کوئی کفارے کی چھری کسی کے سر پر منڈلائے۔

یہ تو ہوئی عام حالت۔ اب مختلف ممالک کا تذکرہ کر دیکھے حضرت ہندوستان جنت نشان کی جنم کنڈلی ذرا بچہ سنیے۔

موسم۔ گرمیوں میں گرمی معلوم ہو۔ جاڑوں میں سردی ستائے۔ برسات میں سیلن ہو مچھروں کھٹملوں۔ پکھیوں کی فوج پرا جمائے۔ ٹھنڈی اور گرم دو طرح کی لوئیں چلے کبھی خاک اڑے کبھی کبھی ہرا ہو مکان گرنے سے دھڑ پڑ ہو۔ امیر فرح بخش کوٹھیوں میں رہیں۔ غریبوں کو ثابت جھونپڑا بھی نہ ملے گرمی سردی برسات کا ذکر سہیں۔

صحت۔ نام بڑا درشن تھوڑے۔ کام تھوڑا اہتمام بہت۔ انجام نہ خاک ہاتھ آئے نہ خاک پنپے۔ مریضوں سے زیادہ ڈاکٹر پیدا ہوں پھر بھی چل چلاؤ کا بازار گرم رہے۔ خدا گنج کے مسافر روکے نہ رکیں۔ کامیاب آپریشن بہتوں کو ہمیشہ کے لیے سکھ کی نیند سلا دے۔ نئے نئے طریقہ ہائے علاج کا رواج ہو مگر بھوک کا نہ علاج معدہ کا غار خالی رہے مسلط خستہ حالی رہے۔ جسم میں خون کی بوند نہ ہو پھر بھی نچوڑنے کا عمل جاری۔ انجکشن کی پچکاری پر پچکاری۔ ولایت سے ایک نیا ڈاکٹر آئے۔ بھوک کے غدود معدے سے نکالے ہوا پچکائے۔ تاؤ میں دھول اڑائے۔ دوا بر قناعت غذا سے بلکلم دست برداری۔ بچوں میں کھیل کود کی بیماری زیادہ ہو۔ مٹھائی مانگیں ناداری گھڑکیاں کھلوائے۔ غرہ وسیع عیش تلخی۔ گھر کسی بر موقوع تحریے کو فارغ کیسے۔ عزے کی تشہیر کرے۔ تعلیم یافتہ عورتوں کو رجوعیت کا شوق ہو سه

شب اول عروس ز گرد د

کے واقعات دہیم ہوں۔ مردانے فیشن کا روگ اتنا پھیلے کہ سینہ پر گوشت نا کو رہو۔ جو عورت دیکھیے اجائی کے تھیلے پیرہن نظر آئیں۔ سختی سے نفرت نرمی سے رغبت پرانے شاعروں کا یہ سراپا قابل نفرت سه

پیرہن ہو جس میں تنگی ہر ان اور دل
کسے کرائے چپکے اور کچے ڈرے گول

اوبے ہوئے بیگموں سے مہاندادی کی بیزاری داستہ۔ مدار میں نالسے کا پرندہ سنگترے پر بھونرے کا شا۔ یہ ذوق اتنا بڑھے کہ ادھار کی سرکشی پر دست قدرتی دراز ہو۔ خمیدہ پنڈلی کی صورت نہ اختیار کرنے پائے بن پائی کی روٹی بن جائے۔ ذہیل ڈھالی باڑی میں چھپکلیاں اوچھلتی رہیں۔ مثلاً سپاہی شاہ کے گزرانے۔ تو تبھی لاغر ہو کے بانسلی ہو جائے۔ راہ رو نظر کہیں ٹھوکر نہ کھائے۔ نگاہ دیکھیے اور جھلکے میں فرق نظر نہ آئے۔ مشتاق کو اس فرمائش کا موقع

حکم قرارداد دیوالیہ

عدالت جناب سب جج صاحب بہادر اول ضلع کھیری مقام لکھیم پور۔

مقدمہ متفرقات نمبری ۲۹ ۱۹۳۵ء درخواست دیوالیہ درباره دیوالگی قدرت اللہ ولد حاجت اللہ شیخ ساکن لکھیم پور محلہ نمبر ۲ گنج پرگنہ و ضلع کھیری۔

بنام۔ امجدن و دیگر مہاجنان۔

جو کہ بمقدمہ بالا سے قدرت اللہ دیوالیہ بتاریخ ۲۰ فروری ۱۹۳۶ء قرار دیا جا چکا ہے لہذا دعوی دیجاتی ہے کہ بتاریخ ۲۵ مارچ ۱۹۳۶ء عدالت ہذا ہو کر دستاویزات ثبوت قرضہ پیش کرو اور جو قرضہ پیش کرو در صورت عدم حاضری حسب ضابطہ عمل در آمد ہوگا۔ المرقوم ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء

دستخط حاکم بمہر عدالت انگریزی

مہر عدالت

نہ ملے سے

آنکھیں دکھلاتے ہو جوبن تو دکھاؤ صاحب
وہ الگ باندھ کے رکھا ہے جو مال اچھا ہے

ناشپاتی فالودے کا روپ بدلے - دیہاتی کہیں :-
"ہائے سورے کرم جان ٹوڈو دو ہین نرم"

اسکے ساتھ ہی چوٹی پر قینچی چلے - طائر دل عشاق کا جھنجھ اوجلنہ ہو - سر جھاڑ منہ پہاڑ ہو - بالوں کی درازی زمانہ جاہلیت کی علامت ٹھہرے - سر کی جا بغلوں میں گھسے لیتے بغلوں کے تالاب میں سوار کے جھنڈ قابل ستایش لائق تماشا ہوں - بغلیں جھانکنے والے ادسی میں مصروف آسایش ہوں - پٹی کوٹ اور لنگا گھٹنے گھٹتے گھٹتے گھنگریا اور گھنگریا سے جانگھیا ہو جائے - کفایت شعاری ستر عورت پر فتح پائے - کچھ دنوں میں بہ تقلید ولایت ستر پوشی کا مرض بھی دفع ہو - پوشاک کے سودے میں شوہر صاحب کو نفع ہو - دنیا حمام ہو جس میں سب ننگے دکھائی دیں -

فیشن کی اس نمایاں ترقی پر جو نظرات کو اب فہرست سے ظاہر ہوئی ہے پیشین گوئی کیجا سکتی ہے کہ مشینین کیسی غریب گاندھی جی کے چرخے کی مال بھی ٹوٹے - برہنگی کپڑے پھاڑ کے چھوٹے منہ آگے تھا نہ پیچھے بنا بی بی ہوئیں الغتہ" امیر غریب ایک ہی لباس میں ملبس ہوں نہ دو شالہ رہے نہ کمل نہ گزی رہے نہ مخمل ایک جنس کی جنس چھڑ دن سے بیزار ہو - بردے ورودے نقاب سقاب مقنع چادر کا آزار صرف مردوں کے گلے کا بار ہو -

پیداوار - رشوت کی کھیتی خوب سرسبز ہو لہلہائے - وہ خزاں سے محفوظ رہے - دھرپکڑ سراغ رسن گن کے دکھ نہ سہے - رشوت دار حاکموں کی آنکھوں میں سرسوں پھولے - رشوت خوار اُچکے کود سے نہ کانٹے کو سے - اہل معاملہ کی کشت امید خشک کے رہ جائے وانہ کبھی نہ اُگے اور اُگے تو گدھے چر جائیں گھر والے فاقوں مر جائیں - شکایت کریں تو اولٹے دھر ے جائیں - رشوت خوار مونچھوں پر تاؤ دیں مزے اڑائیں - خطاؤں کا درخت جڑ سے ہرا بھرا ہو - وہی میوے کی سے جو امداد سکا [illegible] اور چھوٹ کر [illegible]

منڈھے چڑھے - زخمہائے نفاق کا انگور پھٹے ہندو مسلم اور مسلم ہندو کے مقابلے پر ڈٹے رہیں ولایت جائیں - لوگ جوتے کے پھٹنے تک ان میں کال اکال کا فرق محسوس نہو - امتیاز مسعود و منحوس ہو - جیسے سوکھے ساون دیسے ہرے بھادون نہ باسی بچے نہ کتا کھائے - خالی بکھیڑیں اُڑ اُڑ جائے بوٹ پیدا بھی ہو چلے بھی خوب گر جندیا کی خیر ہو - اگرچہ حالت غیر ہو - شجرہ خبیثہ بار لائے - شجرہ طیبہ کی جڑ گھن کھائے - رس بھری کے پیڑ میں اندرائن کا پھل نکلے - تماشا دیکھنے ہر ایک ولایتی مختصر گھر چل نکلے - ادسرمین ہل چلانے کی اور سے ناامید ہو - تضییع وقت کے بعد باتوں پر غور و بحث ہو تمہیدی تربوز میں خون پانی ایک کرنے کا ثبوت ہو بر محل تاویت ہوشیاری سستی ہو شیاری تک رہے بلندی کی ویرانی پولیٹیکل حالت - واہ واہ ادھر دیکھو خوشوقتی ادھر دیکھو خوشوقتی بجا ندرون کے گھوڑے گئے کے کھیت میں سوار سمیت پیٹھے رہتے ہیں کونسلوں کے رزولیوشن پیش ہوں کچھ پاس ہوں کچھ فیل ہوں کچھ واپس الحمد بس باقی ہوس - جیب جیبن جھب جھپلے کے اندر - نہ بکری رہے نہ بندر - ساری اوجھل کو دگر شتر لگد خر - تقریر زد و رد واعمل بحث اپنی بات منوانے کی خواہش - دانت کلکتہ میں جلائیں - سر شفقتین کی جھکی سنتے ہی مست ہو جائیں شرمائیں - آنریبل ممبر کا اعزاز بند تھا توڑے - سرکاری ممبروں سے رشتہ جوڑے - سو سو نہیں یا چودہ نہیں شرح مبادلت پر گفتگو کافی ہو مگر ثبات قدم دیوانے کی سرائی ہو - کونسل چیمبر میں جوش گھر سے جتنے ہی ہر ایک خاموش ہو - جیسے کنتھی گھر رہے دلیے رہے بدلیں - بیٹے گئے رونا دکھوا آئے کھیس -

مثلی کی
{ دانی ہے تہ آپ کو اور پلاویں پھر
{ اپنا مت [illegible] نہیں اور بند جلاویں پھر

بات منہ سے نکلی پرائی ہوئی - بیجیں ہے آرام ہے آنریبل ممبر اختیار بات دھو بیٹھے رہے ہے
نام ہے یا رزق تیرا ہی آسرا ہے

اجگر کرے نہ چاکری پنچھی کرے نہ کام
داس ملوکا کہہ گئے کہ سب کے داتا رام

ہندو ہند کو معمولی شکایت فراق رہو - تو فوراً کمیشن کا تقرر ہو - ولایت سے نسخہ نمک سلیمانی آئے تو باد مخالف نکلنے کی راہ پائے - ایک باد مخالف پر کروڑوں روپیہ اُڑیں پھر بھی درد سے نجات نہو بڑے تیجے جھوٹتے رہیں اور شب برات نو ۱۹۲۶ء تک "ایک فرشتہ میں تیجے کی دعا مانگیں" آنکھیں او چہالیں - باب اجابت وا ہو - اوس پر بھی طالع کی خوبی سے امید ہے کہ مطلب ہوا ہو - اصلاحات (ریفارم) کی آڑ میں حکومتی پار مفاسد پبلک کے نابون کے سر پر لدیں گردن ہلانے کی مہلت نہ دیں ؎

دست تہی حاصل دنیا بس است
سود سفر آبلہ پا بس است

خلاف اختلاف کے وقت میاں جان اپنی آنکھیں بچائیں کر آبر سین - اخلاص - وفاداری کی شمشیر کا وار بادیں کنی قطع محبت بہ شکایت از دوست

شکل مقراض بود در گلہ بے دو کردن

قومی نائب اکڑیں پرائے مال پر سخاوت کے جوہر دکھائیں - بے نیازی کا دامن پکڑیں اور فرمائیں ؎

پیش ما چیزے نگرفتن باتو دل شمنی است
بس بود کز دوستان گاہے خبر باید گرفت۔

لوٹے میں امتیاز کی بدولت قوم میں یکسوئی نمود بلد ہنگامہ ہا نہ نجات جاوید رون کے کردار کی عیب جوئی ہو - غرض جو ۱۹۲۵ء میں ہے وہی ۱۹۲۶ء میں برقرار رہے - ملک پر شیطان کی مار سوار رہے ؎

نہ بروز نہ نا بخشد بنا سے
نہ بر ملک بقا باشد برائے

میان این و آن درمانده باشد
ازان سو مانده زین سو مانده باشد

قومی لیڈر دھوں دھوں آگے مار پیچھے سوار ہو - کو تم کھار ہو - اچھوتوں کی تم ہو ئے - بارشوں کا سونا پیہ نہ ہو کی لے نہ اپنی گئے - ائے جندا ہائے جندا کی پکار سے گوش زمانہ کر ہو - مطراق ہو کر د فر ہو - تماشائی مرغش اور غرض ہر گز نتیجہ تا ایں فیصلہ تا۔



گھمٹ کا جواب دھم اور دھم کا جواب گپ چپ

شیر — [illegible] ہماری [illegible]۔ دشمنوں کو [illegible] (۲۳ فروری ۱۹۲۶ء)

ریچھ — [illegible] ہندوستان [illegible] اور دوسرے [illegible] دستور مقرر کیا ہے وہ کچھ نہیں؟

(بی اینٹ کا جواب پتھر تو ہی ہے) (۲۰ فروری ۱۹۲۶ء)

شیر — ہائے تیری خاطر کرتا ہوں گستاخ کمین کا تیری باتوں کا جواب کون دے؟ (آستین میں)

چین — ہاں ابھی پیچ ہی کروں کے زور میں۔

یگ سوسائٹی انجمن سبھا پارٹی جمعیت سوسائٹیاں کی بارش ہو۔ حق سے آواز آئے جب ادھر نے کی کوشش ہوے

نمائی ہے اپنے سرکشان تردامن
ادھر چلے تو کریں خاک میں جا پلے

اس سے آنے آنے طشت تمک کو بھرتے اور ٹوٹ جانے کا ماحصل ہوئے ٹکڑوں کی آگ ہو۔ بڑھیا کا صدقہ باسی ساگ ہو۔ جفت ہونے کی ہوس میں ایک طاق سے دوسرے طاق سے ہم آغوش ہو کر تقسیم ناگزیر ہو پھر طاق کا طاق ہی رہے۔ زود آشنائی و زود رنجی کا مآل افتراق ہی رہے۔ نہ تنظیم میں بھدرک ہو نہ تربیت میں برکت۔ جدھر دیکھو اودھم حماقت۔ سنگٹھن اور تنظیم کی دھن۔ شدھی اور تبلیغ کی دھن۔ ایک کے بنے شہر بھر کو ہندو بنایا دوسرے کے بنے تمام صوبہ کو مسلمان بنایا مگر نہ شدھی کیا ہوا ہندو نظر آئے نہ تبلیغ کا اثر بجز اس کہ سن کے عوام کا ہوش اُڑے جوش بڑھے۔ خون کھولے ناک بھوں چڑھے۔ عداوت و رشک کا زخم کبھی نہ بھرے۔ مولوی بدھو کہیں اب ہندوستان میں ایک ہندو نہیں سب بفضل تبلیغ و برخلاف مشیت قانون قدرت مجبوراً مسلمان ہو گئے۔ پنڈت جھو ناند فرمائیں شدھی کی دیا سے جگ میں ایک ملکش ترک نہیں سب ہندو دھرم میں پرجان ہو گئے۔ تنظیم اپنا معجزہ دکھائے کہ یہ دیکھو پیٹ سے نکلے ہوے کہ دونوں کی طرح دم سے منہ اور منہ سے دم متصل ہے اکہ فرد ایسا نہیں جو اس سلک سے جدا ہو۔ سنگٹھن یوں تعلی کرے کہ لکا یک لنگوروں کی دموں کو ایک بندھا ہے اب کوئی فرد ایسا نہیں جو اس دم کی گلٹی میں نہ لٹکا ہو۔ ہر گروہ کی طرف سے ایک سا چند پرچے جاری ہوں اپنی بڑھتی ثنائیں اور یوں نفاق پھیلائیں کوئی اپنے گروہ کی غلطیوں کی اصلاح نہ کرے۔ بوڑھوں سے سیکھے اسکول کے بچے تک متعصبانہ خیالات سے متاثر ہوں۔ آپس میں بیتابی پر ہر وقت مستعد حاضر ہوں۔ اونچ ذات کے ہندو نیچ ذات کو دھوکے دیں نیچ ذات کے لوگ اپنی برادری کو شدھ کے دیں۔

یوں بھی تمنا ہو دوں بھی تمنا ہو۔ پیشہ وروں کی روزی میں خلل پڑے۔ مسلمانوں کا دیوالا نکل پڑے۔ باقی آئندہ۔ اسلئے ابھی بہت کچھ لکھنا ہے۔

راقم عارف الاقبال خیراتی۔ رتال

مولانا پنچ کی نوٹ بک

"قسمت کے کھیل"

معزول شاہ ایران پیرس میں عطر و تیل بیچتے ہیں سابق ولیعہد جرمنی کے بارے میں سنا ہے کہ سینما میں شاہزادہ ویرنجن کا روپ بھرکے دس ہزار پونڈ کما رہے ہیں۔ رتیج

بند کے نچانے میں کھو گیا ہے زبونی
روٹی تو کما کھاتے کسی طرح مچھندر

ایک زمانہ وہ تھا کہ شاہ جہان بادشاہ مرحوم نے بجالت عزل لڑکے پڑھانے کی خدمت اپنے ذمہ لی تھی جس میں ایک طرح کی حکومت بھی تھی اور بخشش و انعام کی قدرت بھی۔ یعنی نقد دینے کو نہ تھا تو جوہر علم کا لنگر جاری تھا۔ اب باوجود شاہزادگی و شاہی محض تجارت بازار و طرح سے ناپید ہو گئی ہے۔ سوچنا یہی ہے تو

بقدر پیشہ۔

داغ نکاحی

ایک ظریف صاحب فرماتے ہیں کہ نکاح کا جسٹر یشن اگر ناراضی کا باعث ہے تو کوئی دوسری تدبیر نکالنی چاہیے کیا معنی کہ زوجیت سے انکار۔ حرامی حلالی کی تکرار مقدمہ بازی کا بھرمار کہ سد باب ضروری ہے لیس وہ تجویز فرماتے ہیں کہ جس طرح توپ خانہ کے گھوڑے داغے جاتے ہیں اسی طرح ناکح و منکوحہ کے داغنے کا ایک محکمہ بنا دیا جائے۔ بیگم صاحب کی پیشانی پر شوہر کا نام اور نواب صاحب کے چہرہ پر بیگم صاحب کا اسم گرامی مع دستخط وکیل منقوش ہو۔ یہ داغ کوئی مرحلہ عظیم نہیں۔ بس لوہا گرم کیا اور جبیں سے دائمی سوزش کی داغ بیل ڈال دی۔ آخر اگلے زمانے میں عاشق و معشوق چھلّے کا گل کھاتے تھے یا نہیں۔ لگے ہاتھوں ولایت میں داغیدن متناکحین کا ایک کارخانہ یا مدرسہ ابھی سے کھلوا دینا چاہیے تاکہ ماہر داغ شناسی با آسانی دستیاب ہو سکیں یا پولیس ٹریننگ میں جہاں سیکھینگے (انگوٹھے) کا نشان

بیچ نقلی تعلیم ہوتی ہے وہ نہ ہی یہ تعلیم بھی جاری کر دیتا ۔ یا شی نقل میرو سر [illegible] کے ساتھ آتی سی ادنیٰ سی لیٹی کوئی بڑی بات نہیں اور یہ قاعدہ بھی تھوڑا نہیں کہ ستا دیر تلف ہونے اور چوری ہوجانے کے عیب سے بالکل محفوظ ہے ۔ تحریف و حک [illegible] کا اندیشہ نہ [illegible] کی گنجائش ۔ پھر بیٹے لکھ اور دیتے ہی نقش زینت پیشانی دفتر ہیں ۔ باغ و بہار کا لطف سرور افزائے ناظرین ۔

تجویز معقول ہے بشرطیکہ مقبول ہو ۔ مشورہ منفعت مند ہے ۔ حکما کہتے ہیں "آخر العلاج الکی" ۔

پاتا نہیں کھانے کو مزعفر جو ندیدا
کافی ہے تسلی کے لئے گڑ کا ملیدا

کیا ہنسی آتی عجب ملکی جرائد "گورنمنٹ کو شکست فاش" کے عنوان سے کونسلوں کی کارروائیاں نقل کرتے ہیں اور ذیل میں لکھتے ہیں یہ بحث پیش ہوا [illegible] کی مد میں پنڈت [illegible] صاحب نے [illegible] پر تین آنے کے ایک پائی کی تخفیف کی تجویز پیش کی ۔ آپ نے فرمایا کہ یہ محکمہ فضول ہے یہاں کی خلقت تو دیں کام کاج ہونے کی علت میں گرفتار [illegible] کرتی ہے ۔ سال گزشتہ کے تجربے سے معلوم ہوا کہ محکمہ مذکورہ نے تساہل کو دخل دیا ۔ مکھی مار کا غذ تقسیم نہیں کیے [illegible] معزز گروہ شکایت کرتا ہے کہ سوراخ ناک و بینی و گوش میں برابر مکھیاں لات مارنے کی مشق کرتی اور پینک میں خلل ڈالتی رہیں ۔ کہا جاتا ہے کہ [illegible] سے اکثر حضرات کے دانت حلق میں جا رہے ۔

آنریبل ممبر صاحب کی تقریر [illegible] تھی کہ کونسل کی [illegible] کی دوکان کا دھوکا ہوتا تھا ۔ آپ نے [illegible] تمام ممبروں کے دل کو [illegible] کی طرح [illegible] اور بالآخر یہ تین پائی کی تخفیف کثرت آراء سے پاس ہو گئی ۔ اور پر لطف بات یہ ہوئی کہ دوران تقریر میں آنریبل صدر کونسل نے جو [illegible] [illegible] سے تقریر [illegible] [illegible] میں [illegible] آپ [illegible] [illegible] کی طرح [illegible] نہیں [illegible]

آں یا نہیں ۔ آپ کے متواتر [illegible] سے خیال [illegible] کی [illegible] ہنوز روحیں جلوہ افروز ہے ۔

بھلا بتایئے تو سہی کہ تین [illegible] نہیں کترنے سے [illegible] ہلکا ہوتا ہے اربوں کے بجٹ میں پندرہ بیس ہزار کی تخفیف کیا وقعت رکھتی ہے ۔ گورنمنٹ کے [illegible] کو شکست ہو ۔ کیا وہ سرٹیفکیشن کے ذریعے سے پورا بجٹ منظور نہیں کر سکتی ۔ یا وائسرائے سے براہ راست کسی غیر معمولی خرچ کی اجازت نہیں لے سکتی ؟ اگر شکست دینے کی طاقت تھی تو شرح مبادلت پر شکست دی ہوتی ۔ اچھی شرح ہے ۔ حریف ٹوپی لے جاتا اتنی [illegible] ۔ ٹوڈی اب اسیر [illegible] ہیں کہ وہ [illegible] تو [illegible] کے سگریٹ کی راکھ [illegible]

[illegible]

[illegible] کسی [illegible] حضرت [illegible] [illegible] کے مومن الغیب ہونے میں مجال انکار نہیں اس خبر کے لیے کہ پنجاب نے [illegible] ایک ہفتہ پیشتر [illegible] اور اسی ہفتہ معزز [illegible] [illegible] خبر شائع ہوئی کہ مقام [illegible] میں ایک نیم [illegible] ہو گئے بجائے تلخ آب شربت بہانے لگی پنجاب دیکھا ہے اور [illegible] پنجاب نے [illegible] مومن الغیب اور شاخ موتمر [illegible] میں [illegible] ۔ [illegible] کی شاخ سے شہد ٹپکا ۔ حاسدوں کو اختیار ہے اگر [illegible] [illegible] میں نیم کے [illegible] کا اثر نہیں بلکہ [illegible] ذیابیطس کی بیماری ہوئی ہے تو دلگی زبان کون پکڑ سکتا ہے ۔

مزے دار شکایت

[illegible] صاحب کی نسبت یہ مشہور ہے کہ زمانے کی شکایت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پولیس کی شکایت [illegible] [illegible] میں [illegible] [illegible]

لیجاتے ہیں گھر [illegible] کو [illegible] نہیں آتی وہ رعایت کے قرین [illegible] [illegible] شکایت [illegible] [illegible] پولیس خوب تفتیش [illegible] بہت ایذا نہیں دیا کرتی ہے ۔ مثلاً فرض کیجیے کسی [illegible] کر [illegible] کوئی شخص [illegible] [illegible] اور [illegible] پولیس کو زیادہ دقت [illegible] کی تلاش میں [illegible] ہوئی تو [illegible] [illegible] کی [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] کی گالیاں دینا اور [illegible] [illegible] صاحب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بے [illegible] [illegible] بڑی [illegible] کا [illegible] [illegible] خاص رقم حاصل کرنے کے بعد [illegible] میں [illegible] گھر [illegible] پڑتی ہے ۔ اور جب اتفاقاً [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] یا کوئی [illegible] کہ [illegible] [illegible] بات [illegible] لگی ہے ایک گویتے [illegible] [illegible] [illegible] سارے شہر کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے کھڑے ہوتے پر مجبور کرتا اور بعض [illegible] [illegible] کے جرم تسلیم کروانا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے خلاف [illegible] کے ساتھ نہیں [illegible] [illegible] [illegible] ۔۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] (مقتول) [illegible] [illegible] معاملہ ہے ۔

انصاف ! انصاف !! [illegible] صاحب [illegible] کرنے کے بعد حاکم صاحب [illegible] کی رعایت کرتے اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حاکم صاحب [illegible] [illegible] [illegible] رعایت [illegible] [illegible] پولیس کا کام [illegible] [illegible] کہ پولیس کا ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نہیں ہے شکایت [illegible] [illegible] کونسل کی کارروائی ۔

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ بے ہدف ادویہ

حلوائے مغز کنجشک

یہ وہ لاجواب حلوا ہے جس کی ... اعضائے رئیسہ و اعصاب کو طاقت پہونچانے میں اور خصوصاً مثانہ معدہ و جگر کو طاقت عظیم پیدا کرتا ہے۔ قوت مردمی کی نایاب دوا ہے جسکی تعریف حد توصیف سے باہر ہے ایک جلیل القدر طبیب کا قول اوپر کے شعر میں نظم کیا گیا ہے اگر ابھی مقصود ہے بعد دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی ممسک بے خلل ہے۔ سرعت و رقت کے مرض کو دور کرتی ہے قیمت فی بکس ... خوراک چار روپیہ

ماءاللحم عنبری دوآتشہ خاص الخاص

یہ ماءاللحم نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے یہ وہ نسخہ ہے جسکی شہرت ہندوستان میں ... صرف ... والیان ملک کیلئے تیار ہوتا تھا یہ دواخانہ نے خاص طور پر تیار کیا ہے کہ عوام الناس کو بھی نفع ہو یہ نہایت قیمتی اور نادر ادویات سے ... مشک عنبر ... سے تیار کیا گیا ہے مقوی اعضائے رئیسہ ہاضم طعام رنگ رخسار سرخ و سفید کرنے والا کمزوری کو دور کرنیوالا ... بواسیر میں مفید گردہ و مثانہ کو تقویت بخشنے والا ہے قوت مردمی کو بڑھانیوالا اور ممسک ہے رقت و سرعت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (للعہ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس بلا قیمت مفت

طلائے سیفی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ہے گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی دوسری خلاف فطرت خیال کی وجہ سے کسی خراب ہو گئی ہوں ان کے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ مایوسوں کی امید کو بر لاتا ہے اور معمولی شکایتوں میں تو وہ اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (عہ)

حب یاقوت مقوی ممسک

طاقت و توانائی پیدا کرنیوالی لاجواب دوا ہے جسکی نظیر مشکل ہے قوت باہ کے بڑھانے میں بے نظیر ہے خون کو بڑھاتی اور حرارت اصلی میں ہیجان پیدا کرتی ہے جریان حرارت و رقت ... کی ... کو دور کرتی ہے ... امید کو بر لاتی ہے ... لطف شباب جوانوں کی طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے ... اور برسوں کے ... اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں ... استعمال کی جائے ... اسماک میں بھی خاصی افزونی ہو ... قیمت فی بکس ... خوراک ... پانچ روپیہ (للعہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے۔

فرمائش کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے	مینیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ	فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۴۲ تصاویر

موت کو تو کوئی روک نہیں سکتا لیکن ... نے ضعیفی دور کرنے کی ترکیب ... کو ... اکثر ... شکایت اور ... دیگر بیماریوں ... اعضا کو کس طریقہ پر حرکت دینا چاہیے اسکے واسطے کتاب میں جو جسمیں تصاویر ہوئی ہیں کسی استاد کے سکھانے کی ضرورت نہیں پڑتی یہ کتاب ... نوجوانوں کے واسطے نہایت مفید ہو گی ... ورزش کرنے وغیرہ ... کی وجہ سے ... بواسیر وغیرہ امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ... مطابق ورزش کر کے بہت فائدہ حاصل کیا ہے واقعی اس کتاب کے بموجب عمل کرنے سے بڑھاپا دور ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کی صفات دیکھتے ہوئے ... ہمارے نام کی قیمت صرف ... روپیہ

ملنے کا پتہ سکھ سنچارک کمپنی متھرا

روزانہ ایک آنہ

آپ ... خرچ کر کے ... اپنی کھوئی ہوئی تندرستی ... توانائی حاصل کرنے کیلئے ... دستور ... امراض سے نجات پانے کیلئے ... استعمال کریں قیمت ... کی خوراک میں قیمت صرف ... ماہانہ خرچ کرنے سے ... زندگی کا لطف حاصل ہوتا ہے ...

... شنکر ...	ایجنٹ اندر چند اینڈ کو چوک لکھنؤ

کشمیری لذت النسا باتصویر

... قیمت ... روپیہ ...

... تعویذ محبت ... تعویذ حب ...

اعجاز زاہدی ... صفحات

قیمت ... علاوہ محصول۔

ہمارا بیش کمپنی پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو ... کے امراض کیلئے ... خوشبودار ... قیمت ... سب جگہ بکتا ہے۔

دور وگج کیسری ... قیمت ...

بال سدھا ... قیمت ...

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو۔

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب	اہل بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے ... کے سول ایجنٹ ... لکھنؤ

بخدمت جناب محمد احمد رضا خان صاحب [illegible]
کتب خانہ سرکار
ریاست رامپور

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ اُن گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصۂ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصۂ دوم مین مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائی اور اُنکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار مین صدہا اُنکی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدا سے کتاب مین لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہے [illegible] ایک معمولی ہارمونیم [illegible] سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ تاریخی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقہ مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصۂ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

حصۂ اول کی [illegible] جلد [illegible] محصول ڈاک [illegible]